نوحہ

میرے اللہ تیرا دین بچانا ہے مجھے
عبد و معبود کے رشتے کو نبھانا ہے مجھے

چھوڑ کر نانا کی تربت میں یہاں آیا ہوں
بیٹیاں بہنیں پسر بھائی سبھی لایا ہوں
تیری توحید کو دنیا سے منانا ہے مجھے

مارے جائیں گے اِسی دشت میں مہمان میرے
لاشے بن جائیں گے سارے ہی قدردان میرے
اُن کو مقتل سے اکیلے ہی اُٹھانا ہے مجھے

خواہشِ ظلم ہے ظالم کی میں بیعت کر لوں
مصطفیٰؐ چھوڑ دوں صفیاں کی اِطاعت کر لوں
اپنے انکار کو معراج پہ لانا ہے مجھے

علی اکبرؑ کے کلیجے سے میں کھینچوں گا سناں
ہونے دوں گا نہ میں اشکوں سے کبھی اَشک رواں
کتنا صابر ہوں یہ قاتل کو دکھانا ہے مجھے

میرے اصغرؑ کو پلائیں گے نہ پانی ظالم
روند ڈالیں گے یہ قاسم کی جوانی ظالم
اُن کی لاشوں کے اُٹھانے کو بھی جانا ہے مجھے

اپنے مقتل کی ہی مٹی سے تیمم کر کے
وار کر کنبے کو شکرانے کا سجدہ کر کے
حالتِ شکر میں سر اپنا کٹانا ہے مجھے

شاعرِ اہلِ بیتؑ توقیرؔ کمالوی